سوال

ت میں(4کت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رے رشتہ داروں میں بہت سے ایسے پروگرام ہوتے ہیں جن میں گانا بجانا، تصویریں کھینچنا، ڈھولک اور رقص وغیرہ کا بندوبست ہوتا ہے اور ہمیں بھی ان میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے توکیا ایسی دعوت میں شریک ہونا شرعاً جائز ہے یا اس کا انکار کر دینا مناسب ہے؟ کتاب وسنت کی رو سے اس مسئلہ پ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

جو اللہ تعالیٰ کی معصیت ونافرمانی پر مشتمل ہو اس میں شریک ہونا جائز نہیں، ہاں اگر وہاں پر برائی کو روکنے اور اس پر نکیر کرنے کے لیے جائیں تو درست ہے وگرنہ نہیں۔ کیونکہ وہ مجالس ومحافل جن میں ڈھول، طبلے، سارنگیاں اور آلات طرب، رقص وسرود، گانا بجانا اور تصویر سازی جیسی محرمات موجود ہیں۔ وہ

٧... سورة لقمان

ن لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کرنے والا عذاب) ہے(6ں کے سامنے ہماری آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا اس طرح منہ پھیر لیتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے

یت کریمہ میں لَهوَ الحَدِيثِ کا مطلب گانا بجانا ہے جیسا کہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے تھے

لغناء, وَالَّذِي لَاإِلَهَ إِلَّاهُوَ, يُرَدِّدهَا ثَلَاثَ مَرَّات"

(تفسیر طبری 21/162 ابن کثیر 3/1486) ابن ابی شیبہ 6/309 حاکم 2/411 بیہقی 10/223)

س اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس آیت کریمہ میں لَهوَ الحَدِيثِ سے مراد گانا بجانا ہے یہ بات انھوں نے تین مرتبہ دہرائی "

کم فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ذہبی رحمة اللہ علیہ نے تلخیص میں ان کی موافقت کی ہے۔ اسی طرح مفسر قرآن صحابی رسول عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی فرماتے ہیں کہ لَهوَ الحَدِيثِ سے مراد گانا بجانا اور اس جیسی دیگر اشیاء ہیں۔ "(ملاحظہ ہو "تفسیر طبری 21/61،62، بیہقی 21

(ملاحظہ ہو۔ تفسیر ابن کثیر 3/486) اور المنتقی النفیس ص: 303)

صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور آئمہ سلف صالحین کی اس توضیح سے معلوم ہوا کہ گانا بجانا اور اس کے آلات کی خریداری بالکل ناجائز وحرام ہے۔ اس پر عَذَابٌ مُّهِينٌ کی وعید سنائی گئی ہے اور ایسے امور محرمہ جہاں موجود ہوں، وہاں پر شرکت کرنے والا بھی انہی کے حکم میں ہے کیونکہ گناہ کرنے والا اور گناہ پر

١٤٠... سورة النساء

رے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافق

ں آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ اگر تم ایسی مجالس ومحافل اور پروگراموں میں شرکت کرو گے جہاں احکامات الٰہیہ کا مذاق اڑایا جا رہا ہو اور تم اس پر نکیر نہیں کرو گے تو تم بھی گناہ میں ان کے برابر شریک رہو گے ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

٦٨... سورة الانعام

آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جائیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھیں۔ "

ں: 177 میں ہے کہ آیت میں خطاب اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن مخاطب امت مسلمہ کا ہر فرد ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک تاکیدی حکم ہے جسے قرآن مجید میں متعدد جگہ بیان کیا گیا ہے اس سے ہر وہ مجلس مراد ہے جہاں اللہ ورسول کے احکام کا مذاق اڑایا جا رہا ہو یا عملاً ان کا استخفاف کیا جا رہا ہو یا اہل

ں جہاں پر منکرات ومنہیات ہوں یا ایسی دعوتیں جہاں پر احکام خداوندی کی قولاً یا فعلاً خلاف ورزی ہو رہی ہو، وہاں پر شرکت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے ہاں ناپسندیدہ اور قابل نفرت تھا جیسا کہ ایک حدیث میں ہے:

ں قال صَنَعْتُ طَعَامًا، فَدَعَوْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَجَاءَ فَدَخَلَ، فَرَأَى سِتْرًا... قَالَ: إِنَّ فِي الْبَيْتِ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَاتَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ"

ائی 8/213 (5366) ابن ماجہ مختصر 10 (3359) مسند ابی یعلیٰ (552، 551، 436)

یا میں نے کھانا تیار کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، آپ آئے "گھر میں داخل ہوئے تو ایک تصویروں والا پردہ دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل گئے اور فرمایا: "فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں۔ "

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ جس دعوت میں آپ کو شریک ہونے کی دعوت دیں۔ اگر آپ کے علم میں ہو کہ وہاں پر منکرات ومنہیات ہیں تو ایسی دعوت پر نہ جائیں اور اگر وہاں پہنچنے پر علم ہو تو وہاں سے خارج ہو جائیں کیونکہ اس مجلس میں حاضر وشریک رہنا جائز نہیں۔

ئشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ "وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَاتَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ"

(بخاری (7557، 5181، 3105، 5957،) مسلم 2107/ مسند 6/4696 موطا مالک 746)

نھوں نے ایک چھوٹا گدیلا خریدا۔ اس میں تصاویر تھیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر سے آئے) تو دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ اندر داخل نہ ہوئے۔ میں نے کہا میں اپنے جرم کی توبہ اللہ کی طرف کرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: یہ گدیلا کیا ہے؟ میں نے کہا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر

حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جہاں پر احکامات شرعیہ کی خلاف ورزی ہو۔ آپ وہاں شرکت نہ کریں۔ اگر جائیں تو ان منکرات پر نکیر کریں اور دعوت دے کر سمجھائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد ہے:

کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یقعد علی مائدۃ یدار علیها الخمر"

(مسند احمد 3/339، 1/126، مسند ابی یعلی (1925) ترمذی (2803) مستدرک حاکم 1/162، 4/288)

آدمی اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ ایسے دستر خوان پر ہرگز نہ بیٹھے جہاں شراب پیش کی جا رہی ہو۔ "

ت 7/6 (1949)۔

عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ " حِینَ قَدِمَ الشَّامَ فَصَنَعَ لَہُ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارَی طَعَامًا، فَقَالَ لِعُمَرَ: إِنِّی أُحِبُّ أَن تَجِیئَنِی وَتُکرِمَنِی أَنتَ وَأَصحَابُکَ وَہُوَ رَجُلٌ مِن عُظَمَاءِ الشَّامِ, فَقَالَ لَہُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ: إِنَّا لَا نَدخُلُ کَنَائِسَکُم مِن أَجلِ الصُّوَرِ الَّتِی فِیہَا یَعنِی التَّمَاثِیلَ."

(البیہقی 7/268 [illegible] 1/531 2271 (1248)

م تھے فرماتے ہیں۔ کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شام میں آئے تو ایک عیسائی نے آپ کو کھانے کی دعوت کی اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا۔ میں آپ اور آپ کے ساتھیوں کی آمد کو پسند کرتا ہوں کہ آپ میرے پاس آئیں اور مجھے شرف بخشیں۔ وہ شام کے علاقے کا بڑا چوہدری تھا تو عمر رضی اللہ تع

"عن أبی مسعود۔ عقبۃ بن عمرو۔ أن رجلاً صنع لہ طعاماً، فدعاہ، فقال: أفی البیت صورۃ؟ قال: نعم، فأبی أن یدخل حتی کسر الصورۃ ثم دخل" (بیہقی 7/268) فتح الباری 9/249 صحیح)

تعالیٰ عنہ کے لیے ایک آدمی نے کھانا تیار کیا۔ پھر انہیں دعوت دی تو انھوں نے کہا کہ گھر میں تصویر ہے تو اس نے کہا ہاں تو انھوں نے داخل ہونے سے انکار کر دیا حتی کہ اس نے تصویر کو توڑا پھر آپ داخل ہوئے۔ "

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لا ندخل ولیمۃ فیہا طبل ولا معزاف"

(آداب الزفاف للشیخ الالبانی [illegible] 401/3 (166:

ہے ولیمے میں داخل نہیں ہوتے جس میں طبلے سارنگیاں ہوں۔ "

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور عمل سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہ سے معلوم ہوا کہ وہ عورتیں اور مجلسیں جن میں اللہ کی نافرمانی پر مشتمل امور سر انجام دیئے جاتے ہوں۔ آلات طرب ڈھولک، طبلے، سارنگیاں، بانسریاں، مزامیر، دھمال اور رقص و سرود تصویر سازی، گانے بجانے جیسے غیر شرعی امور پر

ہد کی 124: 63 میں مذکور ہے (مجلہ الدعوۃ جنوری 1998ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

۔کتاب الاضحیۃ۔ صفحہ جلد نمبر 3912

محدث فتویٰ